نحمیاہ کی کتاب کا مطالعہ (خدا کے کلام کی شادمانی) نحمیاہ ۸: ۱۔۱۲

اب تک ہم اُس شخص کی زندگی کے واقعات کا مطالعہ کر رہے ہیں جو اپنے دور کی طاقتور ترین حکومتی دور میں ایک انتہائی اہم عہدے پر فائز تھا، لیکن اُس کے دل و دماغ میں بس ایک ہی خیال تھا کہ کسی طرح سے یروشلیم تعمیر ہو جائے۔ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ یروشلیم سے خدا کے وعدے منسلک ہیں یہی پر خدا کی نجات کا ظہور ہونا تھا یہی پر خدا نے اپنے لوگوں کو پھر سے بحال کرنا تھا۔ پھر ہم لوقا ۹: ۵۱ میں پڑھتے ہیں خداوند یسوع مسیح نے یروشلیم جانے کی ٹھانی، جہاں انہوں نے بنی نو انسان کے گناہوں کے لیے فدیہ دینا تھا۔ اور نحمیاہ کی کتاب کی خاصیت یہ ہے کہ یہ روزنامچے کی طرح لکھی گئی ہے جیسے کسی نے ہر دن کے واقعات ترتیب سے لکھے ہوں۔ اور اُن تمام واقعات میں وہ یہ بات نمایاں کرتا ہے کہ کیسے خدا نے اُس کی ہر بات میں پروردگاری کی بلکہ تمام مسائل اور مصائب میں خدا نے اُسے سنبھالا تا کہ کھٹن حالات کا سامنا کر سکے۔ اور بطور مسیحی ہمارے لیے ایک اچھی یاددہانی ہے کہ خدا اپنے لوگوں کی رہنمائی بھی کرتا ہے اور مہیا بھی کرتا ہے لیکن اب مندرجہ بالا آیات میں واقعات بدل رہے ہیں یاد رکھیں کہ نحمیاہ کی کتاب ۱۔۲ تواریخ ایک بڑی کتاب کا چوتھا حصہ ہے جس میں ۱۔۲ تواریخ نحمیاہ اور عزرا شامل ہیں۔ اور نحمیاہ کی کتاب کے پہلے سات باب خود نحمیاہ نے لکھے ہیں۔ یہ اُسی کی زندگی کے واقعات ہیں جنہیں اُس نے خود تحریر کیا ہے۔ لیکن اب باب نمبر ۸ میں ہم عزرا کاہن کا داخلہ دیکھتے ہیں اور ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے کوئی تیسرا ہے جو ان واقعات کو لکھ رہا ہے۔ اب اس مقام پر اہم سوال یہ ہے کہ جب کہ یروشلیم کے دیواروں میں خلا بھر دیئے گئے ہیں تو شہر کی چار دیواری کے اندر زندگی کیسی کچھ ہوگی؟ یا بالفاظ دیگر، جب ہم یسوع مسیح پر ایمان لا کر نئے یروشلیم میں داخل ہو گئے ہیں تو پھر ہماری زندگیاں کیسی ہونی چاہیے۔ یا یوں کہہ سکتے ہیں اب جب کہ میں مسیح پر ایمان لا کر اُس کے خاندان یعنی کلیسیاہ میں شامل ہو گیا ہوں تو میری زندگی کس طرح کی ہونی چاہیے میری ترجیحات کیا ہونی چاہیے؟ یہ سوال ہم اس لیے پوچھتے ہیں اب ہمارے لیے یروشلیم محض ایک در و دیوار کا شہر نہیں کو دنیا کے نقشے میں کسی جگہ موجود ہے بلکہ ہمارے لیے یہ کلیسیاہ ہے خدا کا وہ شہر جس میں ہم باوسیلہ ایمان داخل ہو گئے ہیں۔ عبرانیوں ۱۲: ۲۲، آسمانی شہر کے پاس آ گئے ہیں۔ پھر گلتیوں ۴: ۲۵۔۲۶ لکھا ہے کہ یروشلیم ہماری ماں ہے۔ یہ خدا کے لوگوں کی جماعت ہے اور ایک دن ہم خدا کے لوگوں میں شامل ہونگے۔ مکاشفہ ۳: ۱۲، ۲۱: ۱۰) اب ایسی صورت میں سب سے اہم سوال یہ ہے کہ کلیسیاؤں کے اندر ہماری زندگی کیسی کچھ ہونی چاہیے؟

کلام خدا:

مندرجہ بالا سوال کا جواب نحمیاہ ۸: ۱۔۳ میں موجود ہے۔ اور سب لوگ مل کر پانی پھاٹک کے پاس اکھٹے ہوئے اور انہوں نے عزرا فقیہ سے عرض کی کہ موسیٰ کی شریعت کی کتاب کو جس کا حکم خداوند نے اسرائیل کو دیا تھا لائے۔ اور ساتویں مہینے کی پہلی تاریخ کو عزرا کاہن توریت کو جماعت یعنی مردوں اور عورتوں اور اُن سب لوگوں کے سامنے لایا جو سُن کر سمجھ سکتے تھے اور اُس میں سے پانی پھاٹک کے سامنے کے میدان میں صبح سے دوپہر تک مردوں اور عورتوں اور سبھوں کے آگے جو سمجھ سکتے تھے پڑھتا رہا اور سب لوگ شریعت کی باتوں پر کان لگائے رہے۔

یہاں سے سے پہلا نقطہ یہ ہے کہ، یہ عام لوگ تھے جنہوں نے عزرا سے درخوست کی تھی کہ خدا کا کلام اُن کے سانے لایا جائے اور پڑھا

جائے۔اس تعداد میں مردوخواتین اوروہ تمام سامل تھے جو سمجھنے کی صلاحیت رکھتے تھے۔گویا،خدا کے لوگ اپنے خادموں،پادریوں اور بزرگوں سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ اُن کے لیے خدا کا کلام لائیں اورانہیں سُنائیں۔کسی زمانے میں کلیسیاؤں میں ایسا ہوا کرتا تھا جہاں خدا کے لوگ خدا کے کلام کی تلاوت سُننے کے لیے احترام سے کھڑے ہوا کرتے تھےنحمیاہ ۸:۵ اورعزرا نے سب لوگوں کے سامنے کتاب کھولی (کیونکہ وہ سب لوگوں کے اُوپر تھا)اور جب اُس نے اُسے کھولا تو سب لوگ اُٹھ کھڑے ہوئے۔غور کریں کہ لوگ خدا کے کلام کی تلاوت کے احترام میں کھڑے ہوگئے اور یہ بات اُن کی عبادات کا حصہ تھی کیونکہ اُنہیں معلوم تھا کہ اُن کا کام خدا کے کلام کا ادب کرنا اور عمل کرنا ہے۔پھر آیت نمبر ۶،اورعزرا نے خداوند خدائے عظیم کو مبارک کہا اور سب لوگوں نے ہاتھ اُٹھا کر جواب دیا۔آمین آمین،اورانہوں نے اُوندھے مُنہ زمین پر جھک کر خداوند کو سجدہ کیا۔ایک اور خاص بات نحمیاہ ذکر کرتا ہے کہ پاسٹرز اور بزرگ لوگوں کی مدد کرر ہے تھے کہ وہ خدا کے کلام کو سمجھیں۔۸:۴اورعزرا فقیہ ایک چوبی منبر پر جوانہوں نے اسی کام کے لیے بنایا تھا کھڑا ہوااوراُس کے پاس متتیاہ اور سمع اور عنایاہ اوراُوریاہ،اور خلقیاہ اور مصیاہ اُسکے دہنے کھڑے تھےاوراُس کے بائیں فدایاہ اور مسائیل اور ملکیاہ اور حاشوم اور حسبدانہ اور زکریاہ اور مسلام تھے۔یہ وہ لوگ تھے جو لوگوں کو خدا کے کلام کی باتیں سمجھا رہے تھے۔اوراسی طرح کے واعظ ہماری کلیسیاؤں میں بھی ہونے چاہیے۔ہر ماہ ہم چھوٹا گلہ میگزین میں یہی کچھ کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ خدا کے کلام کی تشریح آپ کے سامنے رکھیں۔یہ مضمون پڑھنے کے بعد آپ کو نحمیاہ ۸:۱۔۱۸ اپنے طور پر بھی پڑھیں۔

لوگ شریعت کی باتیں سُن کر رونے لگے۔نحمیاہ ۸:۹،

سوال یہ ہے کہ وہ لوگ خدا کا کلام سُن کر رو کیوں رہے تھے؟ پہلا جواب یہ ممکن ہے کہ جب انہوں نے خدا کے کلام کو سُنا تو اُنہیں یہ معلوم ہوا کہ وہ کس قدر خدا کے ٹھہرائے ہوئے معیار سے دور ہیں اوراُنہیں کس دور معافی کی ضرورت ہے۔ممکن ہے کہ ہمیں لگے کہ عہد قدیم میں قوانین انتہائی مشکل ہیں لیکن ہمیں یادرکھنا ہوگا اس سب کا مطلب ہمیں یہ سمجھانا ہے کہ ہمیں انجیل مقدس پر ایمان لانے کی کس قدر ضرورت ہے۔اورہمیں کس قدر گناہوں کی معافی کے لیے نجات دہندہ کی ضرورت ہے۔دوسرا خیال یہ ہے کہ جب لوگوں نے خدا کے کلام کو سُنا تو اُنہیں معلوم ہوا کہ خدا کس قدر مہربان ہے کیونکہ جس قدر نافرمانی انہوں نے کی تھی اُس کے اعتبار سے خدا نے اُنہیں سزا نہیں دی تھی۔کیونکہ عزرا اُن کے لیے وہ واقعات پڑھ رہا تھا کہ کیسے خدا اُن کو مصر کی غلامی سے نکال لایا سمندر دو حصے کیا،مصر پر آفتیں نازل کیں۔استثناہ ۵:۶۔۷،تب اُس نے کہا خداوند تیرا خدا جو تجھ کو مصر یعنی غلامی کے گھر سے نکال لایا میں ہوں۔میرے آگے تو اور معبودوں کو نہ ماننا۔اوراسرائیل کو اب یہ ظاہر ہوگیا تھا کہ اُن کی اسیری کا موقوف ہونا،اپنے وطن میں آکر یروشلیم کی تعمیر کرنا اس لیے نہیں تھا کہ انہوں نے شریعت پر عمل کیا تھا بلکہ صرف اس لیے کہ خدا کا فضل اُن پر تھا۔خدا نے اپنے فضل سے اُنہیں اسیری میں سے نکالا تھا اوراُن کے پاس نحمیاہ اور عزرا جیسے لوگ بھیجے تھے جو اُن کی روحانی بیداری میں اہم کردار ادا کرسکیں۔اسی لیے اب یہ لوگ خدا کی شریعت سُننا چاہتے ہیں اور اُس کلام کی جو خدا نے اُنہیں دیا تھا فرمانبرداری کرنا چاہتے ہیں۔

یہ کہنا بالکل مناسب ہے کہ فرمانبرداری کا پھل برکتیں ہیں لیکن یہاں خدا نے اُنہیں برکات سے نوازہ ہے اوراب وہ فرمانبرداری کرنا چاہتے ہیں۔خدا نے اپنے لوگوں پر برکت پر برکت دی۔فضل اور بخشش کے اس تجربے نے اُن کی آنکھوں کو نم کر دیا تھا۔

خدا کے لوگوں کو حکم دیا گیا کہ وہ شادمانی کریں۔

اب نحمیاہ چونکہ بزرگ تھا اور اُن کا رہنما بھی تھا اسی لیے اُن نے اُنہیں حکم دیا کہ وہ شادمانی کریں اُس نے کہا کہ آج کے دن روئیں نہیں بلکہ خوشی کریں اور خدا کا شکر کریں کلیسیائی تاریخ میں خداوند یسوع مسیح کے مُردوں میں سے جی اُٹھنے کی یاد کیسی عظیم الشان ہے، وہ ایک فتح کا دن ہے اور ہمیں اُسے دھوم دھام سے منانا چاہیے۔اس لیے عید قیامت المسیح کے دن کلیسیاؤں میں روزہ رکھنے کی اجازت نہیں دی جاتی تھی۔نحمیاہ ۸: ۱۰۔۱۲ پھر اُس نے اُن سے کہا، اب جاؤ اور جو موٹا ہے کھاؤ، اور جو میٹھا ہے پیئو، اور جن کے لیے کچھ تیار نہیں ہوا اُن کے پاس بھیجو کیونکہ آج کا دن ہمارے خداوند کے لیے مقدس ہے اور تم اُداس مت ہو۔کیونکہ خداوند کی شادمانی تمہاری پناہ گاہ ہے۔اور لاویوں نے س کو چُپ کروایا اور کہا خاموش ہو جاؤ کیونکہ آج کا دن مقدس ہے اور غم نہ کرو۔سو سب لوگ کھانے پینے اور حصہ بھیجنے اور بڑی خوشی کرنے کو چلے گئے کیونکہ وہ اُن باتوں کو جو اُن کے آگے پڑھی گئیں سمجھے تھے۔

یہ سب کچھ خدا کے لوگوں کے ساتھ رفاقت کی بات ہے کیونکہ وہ تمام لوگ ملکر خدا کا کلام سُن رہے تھے کیونکہ ۸: ۱ سب لوگ ایک تن ہو کر پانی پھاٹک کے سامنے کے میدان میں اکھٹے ہوئے۔ہم اس بات کو جانتے اور پہچانتے ہیں کہ ہم سب سے ایک ہی جیسے خوف ایک ہی جیسی اُمیدیں اور ایک ہی جیسے ہم سب گناہ گار ہیں۔اور یہ اکٹھے ہونا اور ملکر خدا کے نام کی تمجید کرنا انتہائی اہم ہے۔اور اس سب کا مقصد ہماری روحانی زندگیوں میں تازگی بھرنا اور ہمیں مضبوط کرنا ہے۔خداوند آپ سب کو برکت دے، آمین